REGD No. L. 5259

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَآءُ
عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

# الفضل ربوہ

فی پرچہ ۱۰

جلد ۴۶/۱۱ | یکم صلح ۱۳۳۷ ہش | یکم جنوری ۱۹۵۸ء | نمبر ۱

## سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے لئے دعا کی تحریک

جیسا کہ احباب کو علم ہے کہ تفسیر صغیر کے سلسلہ میں مسلسل محنت اور ساتھ کے ساتھ سلسلہ کے دیگر امور سرانجام دینے کا حضور کی صحت پر اثر پڑا ہے۔ اور اب جلسہ سالانہ کے ایام میں بھی حضور کو بہت زیادہ محنت کرنی پڑی ہے۔ اس لئے احباب توجہ اور التزام کے ساتھ حضور کی صحت اور درازیٔ عمر کے لئے دعائیں جاری رکھیں:

# ربوہ کی مقدس بستی میں شمع احمدیت کے ستّر ہزار پروانوں کا عدیم المثال سالانہ اجتماع

## اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت کا ایمان افروز منظر۔ اہم تقاریر اور سوز و گداز سے معمور دعائیں۔ متعدد بیرونی ممالک کے احباب کی شرکت

جماعت احمدیہ کا بیاسٹھواں سالانہ جلسہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے مورخہ ۲۶ دسمبر کو شروع ہو کر ۲۸ دسمبر کو نہایت کامیابی کے ساتھ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہو گیا۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔ جلسہ میں پاکستان کے طول و عرض سے آئے ہوئے قریباً ستر ہزار احمدی احباب اور بہنوں نے شرکت کی۔ اور اس طرح ایک دفعہ پھر یاتون من کل فج عمیق۔ یاتیک من کل فج عمیق کا خدائی وعدہ بڑی شان کے ساتھ پورا ہوا۔ اور دنیا نے دیکھ لیا کہ احمدیت کی آسمانی تحریک کو جو اس زمانہ میں اسلام کی نشأۃ ثانیہ کے لئے قائم کی گئی۔ مخالفتوں اور عداوتوں کے طوفانوں کے باوجود اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت حاصل ہے۔ اور وہ پھیلتی اور ترقی کرتی چلی جا رہی ہے۔

حسب معمول اس دفعہ بھی پاکستان کے احباب کے علاوہ متعدد بیرونی ممالک کے احمدی دوستوں نے بھی اس مقدس جلسہ میں شرکت کی سعادت حاصل کی۔ چنانچہ عالمی عدالت انصاف کے جج ہز ایکسیلنسی چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب ہیگ (ہالینڈ) سے اور انگریز مبلغ اسلام مسٹر بشیر احمد صاحب آرچرڈ انگلستان سے تشریف لائے ہوئے تھے۔ اسی طرح جرمن نومسلم نوجوان مسٹر خالد اسمٰعیل اور مشرقی افریقہ کے معزز احمدی دوست مسٹر ذکریا عبد العزیز کنڈیو نائب ایڈیٹر اخبار وائس آف اسلام نے بھی جلسہ میں شریک ہونے کی سعادت حاصل کی۔ حیدر آباد سے حضرت سیٹھ عبد اللہ الہ دین صاحب اور مدراس سے مسٹر کریم اللہ صاحب نوجوان ایڈیٹر اخبار "آزاد نوجوان" بھی آئے ہوئے تھے۔

علاوہ ازیں غیر احمدی اصحاب بھی کافی تعداد میں جلسہ میں شریک ہوئے جلسہ میں اسلام کی حقانیت، قرآن مجید کی فضیلت اور احمدیت کی صداقت کے اہم موضوعات پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ اور علمائے سلسلہ کی اہم تقاریر ہوئیں۔ جنہیں احباب بصد ذوق و شوق سنتے رہے

### جلسہ میں شریک ہونے والے احباب کی تعداد

اس دفعہ ہمارا سالانہ جلسہ بعض نمایاں خصوصیات کا حامل تھا۔ مثلاً اس سال سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تفسیر صغیر شائع فرمائی جو قرآنی علوم کا ایک بے نظیر روحانی تحفہ ہے۔ اسی طرح حضور ہی کی توجہ سے امسال تبویب مسند احمد بن حنبل کی پہلی جلد شائع ہوئی۔ ان خصوصیات کی تفصیل حضور کی زبان مبارک سے سننے کے لئے اس دفعہ احباب کثیر تعداد میں اپنے روحانی مرکز میں جمع ہوئے۔ یہی وجہ ہے کہ ۲۸ دسمبر کو جب حضور نے تقریر شروع فرمائی۔ تو جلسہ گاہ باوجود اس کے کہ وہ گزشتہ سالوں سے زیادہ وسیع بنائی گئی تھی۔ ناکافی ثابت ہوئی۔ چنانچہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی ہدایت پر احباب سمٹ کر بیٹھے۔ لیکن پھر بھی یہ کیفیت تھی کہ جلسہ گاہ میں تل دھرنے کو جگہ نہ تھی۔ اور کافی تعداد میں سامعین کو جلسہ گاہ سے باہر بیٹھنا پڑا:

جلسہ پر تشریف لانے والے احباب کی تعداد کا کسی قدر اندازہ کھانے کی پرچیوں سے بھی لگایا جا سکتا ہے۔ ان کے لحاظ سے بھی اس دفعہ گزشتہ سال کی نسبت ہزاروں کی تعداد میں زیادہ احباب تشریف لائے۔ مقامی دوستوں کے علاوہ اگر ان ہزارہا اصحاب کو بھی شامل کیا جائے۔ جو اپنے طور پر کھانے کا انتظام کرتے رہے یا جو نواحی علاقوں سے آ کر شام کو واپس چلے جاتے رہے۔ تو جلسہ میں شامل ہونے والے احباب اور خواتین کی مجموعی تعداد کم و بیش ستر ہزار تک پہنچ جاتی ہے۔ الحمد للہ

### حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی تقاریر و دیگر مصروفیات

جیسا کہ احباب کو علم ہے سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت عرصہ سے ناساز اور کمزور چلی آتی ہے۔ جلسہ سے چند روز قبل تو طبیعت زیادہ علیل ہو گئی تھی۔ لیکن پھر بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضور نے جلسہ کے تینوں دن احباب کو اپنے روح پرور خطاب سے نوازا۔ اور کئی گھنٹے تقاریر فرمائیں جماعتوں سے ملاقاتیں کیں۔ اور جلسہ سالانہ کے انتظامات کا

(باقی دیکھیں صفحہ ۸ پر)



ایڈیٹر۔ روشن دین تنویر بی۔ اے، ایل ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ یکم جنوری ۱۹۵۷ء

# قبولیتِ دُعا کا عظیم نشان

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۰ دسمبر ۱۹۵۶ء میں مندرجہ ذیل دعا فرمائی تھی:۔

"ہم خدا تعالیٰ سے دعا کریں کہ اے خدا ... باہر والوں کے دلوں میں تحریک کر کہ وہ نیک ارادوں اور نیک مقاصد کو لیکر یہاں کثرت کے ساتھ آئیں۔ اور پھر یہاں آکر وہ اپنا وقت ضائع نہ کریں۔ بلکہ جلسے کے اوقات میں بھی اور بعد میں بھی تسبیح و تحمید میں لگے رہیں۔ تاکہ وہ جلسہ سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھائیں۔ اور جب وہ یہاں سے واپس جائیں تو ان میں اس قدر تبدیلی ہو چکی ہو۔ کہ وہ پہلے جیسے انسان نہ ہوں۔ بلکہ وہ خدا تعالیٰ کے فرشتے ہوں جو آسمان سے اترے ہوں۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۰ دسمبر ۱۹۵۶ء)

اس دعا کی قبولیت کا ظاہری نظارہ دیکھنے والوں نے دیکھ لیا ہے۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے امسال جلسے میں شمولیت کرنے والوں کی تعداد اتنی زیادہ تھی۔ کہ باوجودیکہ پنڈال میں پہلے سے زیادہ وسعت رکھی گئی تھی۔ پھر بھی اس میں نہ صرف تِل رکھنے کو جگہ خالی نہ تھی۔ بلکہ بہت سے احباب کو قناتوں کے باہر کھڑا رہ کر حضور کی تقریریں سننا پڑیں۔ کئی بار دوستوں کو آگے آگے بڑھنے کی ہدایت کی گئی۔ تاکہ باہر کھڑے ہونے والے احباب بھی پنڈال میں جگہ پا سکیں۔ لیکن اس کے باوجود پنڈال میں تمام احباب نہ سما سکے۔ اور بہت سے احباب کو پھر بھی قناتوں سے باہر کھڑا رہنا پڑا۔

قبولیت دعا کا یہ بیّن اور روشن نشان ہے۔ کسی دوسری اشاعت میں جلسہ میں شامل ہونے والوں کی تقریباً صحیح تعداد بتانے کے لئے شمار و اعداد دیئے جائیں گے۔ لیکن یاد رہے کہ یہ شمار و اعداد اندازاً ہوں گے جو بعض ذرائع سے حاصل کئے گئے ہیں۔ ہمارا قیاس ہے کہ شامل ہونے والوں کی تعداد بہرحال اس تخمینہ سے بھی کہیں زیادہ ہوگی۔

اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ جس نے ہمیں فتح عظیم کے یہ دن دکھائے۔ ہم دعا ہے کہ جماعت اس سے بھی زیادہ رفتار سے ترقی کرتی چلی جائے۔ آمین

# تُو ہی بتا سرِ منزل پہنچ بھی جائیگا تُو

نہ جستجو کا سلیقہ نہ ہے تلاش کی خُو
تُو ہی بتا سرِ منزل پہنچ بھی جائیگا تُو

کسی مسیحِ نفس کی تلاش کر اب تُو
مریضِ کہنہ! بہت ہو چکا دوا دارو

مجھے بھی دیکھ کہ جب سے ہوا اسیرِ جنوں
نہیں رہی مرے دامن کو احتیاجِ رفو

میں جی رہا ہوں مرا سانس چل رہا ہے ابھی
مجھے مسیح نے بخشی ہے آبِ زیست کی جُو

ہنوز قلب و دماغ اپنا کام کرتے ہیں
ہنوز میری رگوں میں رواں ہے میرا لہو

مقامِ رشک ہے ہیں انکی خاکِ پا کے نقیب
طفیل جس کے ملا ہے مجھے بھی ذوقِ نمو

رواں رہے یہ ترا چشمۂ رواں ساقی
مدام چلتے رہیں میکدہ میں جام و سبو

عبدالمنان ناہید

# اخبار الفضل کے متعلق حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کا ارشاد

"سب سے پہلے میں الفضل کی توسیع اشاعت کے لئے دوستوں کو تحریک کرتا ہوں۔ الفضل سلسلہ کا اہم آرگن ہے جو دوستوں کا مرکز کے ساتھ تعلق قائم رکھتا ہے۔ جیسا کہ میں نے کل کہا تھا۔ اول تو دوستوں کو خود کثرت کے ساتھ بار بار ربوہ آنا چاہیئے۔ اگر وہ نہ آسکیں۔ تو پھر الفضل ایک ایسا ذریعہ رہ جاتا ہے جس سے مرکز کے ساتھ وہ اپنا تعلق اور رابطہ قائم رکھ سکتے ہیں۔ اور اگر الفضل بھی وہ نہ خریدیں۔ تو پھر مرکز سے وہ بالکل علیحدہ اور بے تعلق ہو جاتے ہیں۔ پس دوست الفضل کی اشاعت بڑھانے کی خصوصیت کے ساتھ کوشش کریں۔ خود بھی خریدیں۔ اور دوسروں کو بھی خریدنے کی تحریک کریں"۔

(تقریر جلسہ سالانہ ۱۹۵۵ء)

# ذکرِ حبیبؑ

تقریر حضرت مرزا شریف احمد صاحب سلمہ ربہ ؐ

مورخہ ۲۷ دسمبر کو جماعت احمدیہ کے جلسہ سالانہ ۱۹۵۶ء میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی افتتاحی تقریر کے بعد حضرت مرزا شریف احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ نے ذکر حبیبؑ کے موضوع پر جو تقریر فرمائی وہ افادۂ احباب کے لئے درج ذیل کی جاتی ہے۔ (ادارہ)

(قسط نمبر ۱)

احباب کرام!

گذشتہ سال اسی عنوان پر تقریر کرتے ہوئے میں نے دوستوں کے سامنے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زندگی کا وہ پہلو پیش کرنے کی کوشش کی تھی جس کا براہ راست تعلق ہمارے ایمان اور اعتقاد سے ہے اور جس کے بیان میں گویا ایک قسم کا تبلیغی رنگ زیادہ غالب تھا۔ میں نے اپنی اس تقریر میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی محبت الٰہی، آپ کی محبت رسول اور قرآن مجید کے ساتھ آپ کے عشق کے جذبات کو ان واقعات اور روایات کی روشنی میں دوستوں کے سامنے پیش کیا تھا۔ جو اس وقت میرے حافظہ و ذہن میں موجود تھے۔

مقصد یہ تھا۔ کہ تا سننے والے دوست جو خواہ ہماری جماعت میں شامل ہیں یا ابھی تک شامل نہیں ہوئے۔ یہ اندازہ کر سکیں۔ کہ جس مقدس انسان کی سیرت کا ہم ذکر کر رہے ہیں۔ اُن امور میں جو ہمارے لئے دین کی بنیاد کے طور پر ہمارے دلوں میں راسخ ہونے چاہئیں۔ وہ کس طرح ہمارے لئے مشعل راہ ہے اور اُس کے اپنے ذاتی اعمال و افعال سے یہ امور کس شان اور عظمت کے ساتھ صادر ہوتے رہے ہیں۔

لیکن آج کی تقریر میں میں نے اس پہلو کی بجائے حضور کی سیرت کا وہ رُخ منتخب کیا ہے۔ جس میں حضور کی پاکیزہ زندگی کے چند واقعات کے تذکرہ کے ساتھ ساتھ اس کے ذریعہ افراد کو بھی اپنی روحانی اور اخلاقی تربیت کی طرف توجہ پیدا ہو سکے۔

مقصد یہ ہے۔ کہ تا جماعت کے دوست جہاں جماعتی اعتبار سے یقین اور ایمان کی مستحکم بنیادوں پر مضبوطی سے قائم ہوں۔ وہاں وہ اس زمانہ کے مامور کی زندگی کو ملحوظ رکھ کر اپنی اور اپنے متعلقین کی اخلاقی اور روحانی تربیت کی طرف بھی توجہ کریں اور اسلام اور احمدیت کے اصل مقصد کو حاصل کرنے کی طرف قدم بڑھائیں۔

گویا مختصر الفاظ میں آج کی اور پچھلے سال کی تقریر کے متعلق یہ بھی کہا جا سکتا ہے۔ کہ پچھلے سال یہ تقریر جہاں اپنے عنوان کی پابندی کے ساتھ تبلیغی رنگ کی حامل تھی۔ وہاں آج کی تقریر کا رنگ زیادہ تر تربیتی ہے۔

خدا کرے کہ میں اس ذمہ سے صحیح طور پر عہدہ برآ ہو سکوں۔ اور میرے الفاظ جماعت کے دوستوں کے اندر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس مقدس ذکر کے طفیل ایک نیک اور پاک تبدیلی پیدا کرنے کا موجب ہوں۔ کہ جس کے بعد ہی افراد اور جماعتوں کے لئے الٰہی انعامات کے دروازے کھلتے ہیں۔

رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث ہے۔ خیرکم خیرکم لاھلہ وانا خیرکم لاھلی۔ کہ تم میں سے درحقیقت بہتر وہ شخص ہے جو اپنے اہل کے ساتھ بہتر سلوک کرتا ہے۔ اور میں اپنے اہل کے ساتھ تم میں سے سب سے زیادہ بہتر اور اچھا سلوک کرنے والا ہوں

معاشرتی اور عائلی زندگی کو بہتر اور خوشگوار بنانے کا یہ ایک نہایت ہی قیمتی اور سنہری اصل ہے۔ جو رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے بیان ہوا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذات میں جہاں تک میرا مشاہدہ ہے۔ میں نے رسول پاکؐ کے اس ارشاد کو اپنی پوری جامعیت اور حقیقت کے ساتھ پورا ہوتے دیکھا ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے گھر والوں سے۔ اپنے بچوں سے اپنے ملازموں سے مسلمانوں سے۔ دوستوں سے۔ عام ملنے جلنے والوں سے غرضیکہ ہر ایک سے نہایت ہی محبت اور شفقت اور ہمدردی کا سلوک فرمایا کرتے تھے۔ لفظ "اہل" کے وسیع معنوں کے ساتھ اپنے اہل کے لئے آپ کا وجود سراسر خیر ہی خیر تھا۔

جہاں تک گھر والوں کا تعلق ہے مجھے یاد ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے گھر والوں کے ساتھ نہایت ہی شفقت اور محبت کا سلوک فرمایا کرتے تھے۔ آپ حضرت اماں جان کی طبیعت کا اس قدر خیال رکھا کرتے تھے۔ کہ ہمارے موجودہ زمانے میں میں نے کسی خاوند کو ایسا خیال رکھتے ہوئے نہیں دیکھا۔ اور پھر اسی طرح خود حضرت اماں جان کا یہ حال تھا کہ وہ بھی ہر لحظ اور ہر لمحہ حضور کے آرام اور آسائش کا پورا پورا خیال رکھتیں۔ چنانچہ اکثر حضور کے لئے کھانا خود تیار کیا کرتی تھیں۔ جب کہ گھر میں کھانا پکانے کے لئے ایک اور خادمہ اصغری کی والدہ بھی تھیں۔ اور اسی طرح میاں کرم بخش بھی تھے۔ جو کھانا پکایا کرتے تھے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو کھمبیاں بہت پسند تھیں مجھے یاد ہے کہ ایک دفعہ کھمبیوں کا موسم ابھی نہیں تھا تو حضرت ام المومنین نے مصنوعی کھمبیاں اس قدر نفاست سے تیار کر کے حضور کو پیش کیں۔ کہ حضور نے انہیں بڑے مزے سے کھایا۔ اور اصلی اور مصنوعی میں فرق تک نہ محسوس کیا۔ خود میں نے بھی وہ پکی ہوئی کھمبیاں کھائی تھیں۔ بالکل اصلی کی مانند لذیذ اور مزیدار تھیں۔ مرغ کے گوشت سے حضرت اماں جانؓ نے تیار کی تھیں۔

اسی طرح حضرت اماں جان ہی کا ایک اور واقعہ ہے۔ آپ کو کبھی کبھی ہسٹیریا کا دورہ ہو جایا کرتا تھا۔ ایک دفعہ آپ سیر کے لئے باہر گئی ہوئی تھیں۔ تو وہیں آپ کو دورہ پڑ گیا۔ اس کی اطلاع حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو دی گئی اور اماں جان کی والدہ یعنی ہماری نانی جان کو بھی۔ نانی جان تو ایسا گھبرائیں کہ وہ بولتی جاتی تھیں۔ کہ "زندہ بھی ہے وہ؟ زندہ بھی ہے وہ" حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو جب خبر ہوئی۔ تو آپ خود تشریف لے آئے اور اُن کو اُس وقت تک تسلی دیتے رہے۔ جب تک کہ انہیں افاقہ نہ ہو گیا اور اپنی پہلی حالت پر نہ آگئیں۔

اسی طرح ایک اور واقعہ ہے کہ ایک دفعہ حضرت اماں جان قادیان سے باہر کسی سفر پر گئی ہوئی تھیں۔ جب آپ

واپس آئیں۔ تو بٹالہ ریلوے سٹیشن تک حضور خود اُن کے استقبال کے لئے گئے تھے۔

کھانے میں جہاں تک حضور کی پسند کا تعلق ہے۔ حضور پرندوں کا گوشت بہت پسند فرمایا کرتے تھے۔ خصوصاً بھٹیر، تلیئر اور ممولے کے متعلق فرمایا کرتے تھے۔ کہ یہ درد گردہ کے لئے بہت مفید ہے۔

بھائی عبدالرحیم صاحب مرحوم اکثر غلیل سے شکار کر کے حضور کے لئے لایا کرتے تھے۔ اسی طرح کبھی کبھی مولوی سید سرور شاہ صاحب بھی۔ حکیم عبدالعزیز خان صاحب بھی جنہوں نے بعد میں طبیہ عجائب گھر کھولا تھا۔ وہ بھی ہوائی بندوق سے کبھی کبھی شکار کر کے لایا کرتے تھے۔ اور حضور کی خدمت میں پیش کیا کرتے تھے۔

شکار ہی کے ضمن میں بات یاد آگئی کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام گھر کے جانوروں کو مارنا پسند نہیں کرتے تھے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طبیعت میں تکلف اور نمود ہرگز نہیں تھا (اس کے متعلق کچھ روایات میں پچھلے سال بھی بیان کر چکا ہوں) چنانچہ حضور کھانا وغیرہ چارپائی پر بیٹھ کر اسی طرح فرش اور تخت پر بیٹھ کر بڑی سادگی اور بے تکلفی سے کھا لیا کرتے تھے۔

اسی طرح رومال میں ہی کنجیاں باندھ لیا کرتے تھے۔ اور پیسے وغیرہ بھی۔ حضور چونکہ بعض تکلیفوں کی وجہ سے اکثر مشک کا استعمال بھی رکھتے تھے۔ اس لئے میں نے بعض اوقات رومال میں حضور کو مشک باندھے ہوئے بھی دیکھا ہے۔

یہی سادگی اور بے تکلفی حضور کے لباس سے بھی عیاں تھی۔ حضور صاف ستھرے مگر سادہ کپڑے پہنتے تھے۔ رات کے دس گیارہ بجے تک عموماً کام کرتے اور پھر سونے کی تیاری کیا کرتے تھے۔ سوتے وقت حضور تہہ بند کا استعمال کیا کرتے تھے۔ عام لباس جو ہم نے اپنی ہوش میں حضور کا دیکھا ہے۔ وہ گرم پاجامہ، گرم صدری اور گرم کوٹ ہوا کرتا تھا۔ اسی طرح ململ کی پگڑی جس کے نیچے ترکی ٹوپی ہوا کرتی تھی بعض لوگوں کو شاید یہ حدیث یاد نہ ہو خود رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ ہمارے اور مشرکوں کے درمیان یہ فرق ہے۔ کہ ہم پگڑیاں ٹوپیوں پر پہنتے ہیں۔ اور مشرک ایسا نہیں کرتے۔ چنانچہ ترمذی کی حدیث ہے۔ کہ قال ... سمعتُ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول: انّ فرقَ ما بیننا وبین المشرکین العمائم علی القلانس۔

(ترمذی جلد ۱ مدا باب اللباس)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام بڑی مصروف زندگی گذارتے تھے یہ مصروفیت صبح سے لے کر رات گئے تک جب تک حضور سونے کی تیاری نہ فرماتے جاری رہتی۔ صبح کے وقت اگر حضور کی صحت اجازت دیتی تو حضور سیر کے لئے ضرور تشریف لے جاتے حضور کی معیت کا شرف حاصل کرنے کے لئے دوست مسجد مبارک کے نیچے جمع ہو جایا کرتے تھے۔ خصوصاً باہر سے آئے ہوئے دوست تو اس موقعہ کو غنیمت خیال کیا کرتے تھے۔ اور اس بات کا ہمیشہ خیال رکھا کرتے تھے کہ صبح کی سیر میں وہ ضرور شامل ہوں ہم ان دنوں چھوٹے چھوٹے ہوتے تھے۔ اور قادیان سے جانب شمال قریباً میل بھر دور کیکر ہوتی تھی۔ ہم سیر میں وہاں تک جاتے تھے اور کیکر اکھاڑ کر ورسیح پر ساتھ لے آیا کرتے تھے۔

اس سیر کے لئے حضور سورج نکلنے کے قریب تشریف لے جایا کرتے تھے۔ سیر میں مختلف احباب حضور سے مختلف دینی مسائل پر گفتگو بھی کر لیا کرتے تھے۔

ایک دفعہ قادیان سے مشرق کی جانب سیر کے دوران ہی آپ نے میر عباس علی لدھیانوی کے متعلق اپنا رویا بھی سنایا۔ کہ وہ سیاہ لباس پہنے کھڑا ہے۔ اور میری طرف آنا چاہتا ہے۔ لیکن حضور نے فرمایا کہ میں نے اسے جواب دیا کہ اب وقت گذر چکا ہے۔

اس سیر میں حضرت خلیفہ اول بھی حضور کے ساتھ ہوا کرتے تھے حضور تیز رفتار تھے اور اس کے مقابل پر مولوی صاحب تیز نہیں چل سکتے تھے۔ چنانچہ مولوی صاحب اکثر پیچھے رہ جاتے اور کئی دفعہ حضور پیچھے مڑ کر ان کا انتظار کرتے

عام مصروفیات حضور کی تصنیف کی تھیں پچھلی عمر میں حضور چلتے چلتے تصنیف کا کام فرمایا کرتے تھے۔ ایک گول میز ہوتی تھی جو چھاتی تک قریباً ساڑھے چار فٹ اونچی تھی اس میں ایک دراز تھی اور نیچے تین پیر تھے یہ میز جہاں تک مجھے یاد پڑتا ہے۔ میاں نظام الدین صاحب مرحوم سیالکوٹی نے بطور تحفہ حضور کی خدمت میں پیش کی تھی۔ حضور اس میز کے اوپر دوات رکھ دیتے تھے اور کاغذ اور قلم ہاتھ میں ہوتے تھے اور ٹہلتے ٹہلتے لکھے جاتے تھے۔ دوات کے چونکہ گرنے کا خطرہ ہوتا تھا۔ اسلئے وہ ایک اور سٹیل کی موٹی سی دوات با کہ اس میں فٹ کی ہوتی تھی

یہ میز حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات کے بعد میرے پاس آگئی تھی۔ اس کے بعد جب یہ ذرا خستہ حالت میں ہو گئی تو اس کی مرمت بھی کرا دی گئی تھی۔ اس پر ملتانی کام ہوا ہوا تھا۔ بعد میں یہ میز میں نے عزیزم مرزا منصور احمد کو دے دی تھی۔ اور اب قادیان میں عزیزم مرزا وسیم احمد کی تحویل میں ہے۔

حضور کے پاس ایک کاپی رہا کرتی تھی۔ جو سوتے وقت حضور کے سرہانے ہوتی۔ جس وقت کوئی الہام وغیرہ ہوتا تو حضور اسے اسی وقت اس کاپی میں نوٹ کر لیا کرتے۔ میں نے وہ کاپی خود دیکھی ہے قریباً ۵×۷ انچ کی تھی۔ اور کوئی ڈیڑھ انچ موٹی سفید کاغذوں کی تھی۔ جو لکیر دار نہیں تھے

اپنے بچوں کے ساتھ حضور کا سلوک نہایت شفقت اور محبت کا تھا۔ مجھے یاد ہے ایک دفعہ سردیوں کا موسم تھا۔ میں سکول کے لڑکوں کے ساتھ ظہر کی نماز پڑھنے کے لئے بڑی مسجد میں گیا۔ ان دنوں طالب علموں کے لئے ظہر کی با جماعت نماز سکول کے انتظام کے تحت بڑی مسجد میں ہوا کرتی تھی۔ اس وقت مجھے سردی لگی جو خوشگوار سی معلوم ہوئی۔ نماز پڑھ کر جب سکول کے کمرہ میں میں واپس آیا تو مجھے پیشاب کی حاجت محسوس ہوئی۔ چنانچہ میں اجازت لے کر گھر آیا اور نچلی منزل سے مکان میں ان سیڑھیوں سے داخل ہوا جو حضرت صاحب کے رہائشی دالان میں کھلتی تھیں۔ اس کے بعد مجھے اتنا یاد ہے کہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پلنگ کی پائینتی کی طرف سہارا لگا کر لیٹ گیا ہوں جب میری آنکھ کھلی ہے تو غالباً دوسرا دن تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام میرے پاس تھے۔ اور تیمارداری کر رہے تھے۔ مجھے اتنا شدید بخار ہو گیا تھا کہ میں بے ہوش ہو گیا تھا۔ اسی طرح جب ہم کبھی بیمار ہو جاتے تو بیماری میں خواہش کیا کرتے کہ آتشبازی کے انار اور پٹاخے وغیرہ چلانے کی اجازت دی جائے حضور انار چلانے کی اجازت تو دے دیا کرتے تھے لیکن پٹاخوں کی نہیں۔ حضور فرمایا کرتے تھے کہ انار وغیرہ سے ہوا بھی صاف ہو جاتی ہے۔ اسلئے اس میں کوئی حرج نہیں

اسی طرح حضور بچوں کی صحت کا بھی بڑا خیال رکھا کرتے تھے گرمیوں میں جب باہر سونے کا موسم ہوتا تھا۔ تو اس وقت ہمارے ۔۔۔ اوپر مسہریاں لگوا دیتے جاتے تاکہ ہم مچھروں وغیرہ سے محفوظ رہیں۔ اور بیمار نہ ہو جائیں۔

اسی طرح حضور بعض اوقات بچوں کو پیسے وغیرہ بھی دیا کرتے تھے۔ مجھے یاد ہے کہ ایک دو دفعہ حضور نے مجھے ایک روپیہ بھی دیا تھا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام بچوں کی بیماری میں ان کا علاج بھی تجویز فرمایا کرتے تھے۔ اور اپنے پاس سے دوائی بھی ۔۔۔ دیا کرتے تھے۔

ابتدائی زمانہ میں قادیان کے قریب کے گاؤں کی عورتیں وغیرہ حضور سے آکر اپنے لئے اور اپنے بچوں کے لئے دوائی لے جایا کرتی تھیں۔ کئی دفعہ کئی عورتیں دوائی حاصل کر کے اپنی تسلی کی خاطر پوچھا کرتی تھیں کہ کیا اس سے آرام آجائیگا تو حضور فرمایا کرتے تھے کہ ہاں اس سے آرام آجائیگا

ایک دفعہ ایک عورت اپنے بچہ کو لائی جسے کھانسی کی شکایت تھی۔ حضرت اماں جان بھی اس وقت حضور کے پاس موجود تھیں۔ حضرت اماں جان نے دیکھتے ہی فرمایا کہ اس بچہ کو کالی کھانسی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ابھی تک اس بچے کی کھانسی کی آواز نہیں سنی تھی اور نہ ہی کوئی اور علامت دیکھی تھی۔ جب حضور نے اس بچہ کو دیکھا تو فرمایا کہ ہاں اسے تو کالی کھانسی ہی ہے۔ اور ساتھ ہی حضرت اماں جان سے دریافت فرمایا کہ آپ کو کیسے پتہ لگا کہ اس بچہ کو کالی کھانسی ہے تو حضرت اماں جان نے فرمایا کہ دیہات کی یہ عورتیں معمولی کھانسی کی تو پرواہ ہی نہیں کرتیں۔ اگر کالی کھانسی ہی ہو تو تبھی جا کر یہ کسی کے پاس علاج کے لئے جاتی ہیں

حضور کو دوران سر اور نقرس کی تکلیف عموماً رہا کرتی تھی۔ نقرس کی درد میں آپ کئی دفعہ مولیاں پسوا کر لگوایا کرتے تھے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام جس طرح اپنے گھر والوں کا اپنے بچوں کا اور خود اپنی صحت کا خیال رکھا کرتے تھے اسی طرح حضور مہمانوں کا بھی بڑا خیال رکھنے والے تھے۔ جب کوئی مہمان آتا تو آپ حتی الوسع اس کے تمدن۔ اور حالات کے مطابق اس کی تواضع اور خاطرداری فرمایا کرتے تھے۔ اور کھانے میں اس کا خیال رکھا کرتے تھے۔ ایک دفعہ خواجہ کمال الدین صاحب کے لئے خاص طور پر شب دیگ پکوائی گئی تھی۔ خواجہ صاحب کشمیری تھے۔ اور کشمیریوں کو شلجم بہت پسند ہیں۔ اسی طرح کشمیری چونکہ بڑی سرخ رنگ کی چائے پسند کرتے ہیں۔ اس لئے ایک دفعہ خواجہ صاحب ہی کے لئے حضرت اماں جان نے چائے پکوائی ان دنوں چقندروں کا موسم تھا آپ نے پانی جوش دیتے ہوئے کچھ چقندر بھی اس میں ڈلوا دئے تاکہ چائے کا رنگ زیادہ سرخ اور خوشگوار ہو جائے چنانچہ بعد میں یہ چائے خواجہ صاحب اور دوسرے مہمان جو آئے تھے۔ انہیں پیش کی گئی۔

ابھی مہمانوں کی آمد کثرت سے شروع نہیں ہوئی تھی۔ تو حضور باہر مہمانوں کے ساتھ بھی کھانا کھایا کرتے تھے۔ بعد میں جب مہمانوں کی طرف سے کھانے کے دوران بعض گھن آنیوالی باتیں ہوئیں تو حضور نے یہ طریق چھوڑ دیا۔

حضور کی مجلس بڑی سادہ اور دلوں کے لئے فرحت والی ہوتی تھی۔ یہ نہیں ہوتا تھا۔ کہ طبیعتوں پہ بیٹھے ہوئے کسی قسم کا دباؤ یا تکلف کا بوجھ ہو۔ آپ کی مجلس میں لوگ بڑے آزادانہ طور پر بیٹھے ہوا کرتے تھے۔ اور کھل کر گفتگو کر لیا کرتے تھے۔ ایسی مجلس ہوتی تھی کہ لوگ طبائع میں بشاشت محسوس کیا کرتے تھے۔

حضور ظہر اور عصر کی نمازوں کے بعد مسجد میں بیٹھا کرتے تھے۔ لیکن زیادہ وقت گرمیوں میں مغرب کے بعد تشریف رکھتے تھے۔ مسجد مبارک کے صحن میں جانب غرب شہ نشین ہوتا تھا۔ اس پر عموماً حضور بیٹھا کرتے تھے۔

—(باقی)—

# بیڑیاں توڑ کے چلتے ہوئے یارانِ کہن
# اب اسی دھن میں قریبِ درِ زنداں ہوں میں

حضرت حافظ سید مختار احمد صاحب شاہجہانپوری نے ۱۹ فروری ۱۹۵۸ء کو اپنے سکونتی مقام جودھامل بلڈنگ لاہور کے بالائی کمرے میں باوجود سخت ضعف و ناتوانی پوری کے بیٹھے بیٹھے اپنے ۶۵ سال کے رفیقِ طریق حضرت مفتی محمد صادق صاحب کی بہت سی خوبیاں احباب کو سنائیں اور ان کی وفات کو جو ۱۳ جنوری ۱۹۵۷ء کو ہوئی تھی بہت بڑا جماعتی نقصان قرار دے کر اس پر اپنے دلی صدمہ کا اظہار فرمایا اور یہ امر تفصیل سے بیان فرمایا کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے مرحوم کو کیسی محبت و عقیدت تھی اور آپ کے اخلاص و اطاعت کا پایہ کتنا بلند تھا۔ اور حضور علیہ السلام کے بعد حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ اور پھر حضرت خلیفہ ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے زمانے میں آپ کے حسنِ عقیدت و اطاعت کا کیا حال رہا۔ جب یہ بیان ختم ہو گیا اور احباب رخصت ہوئے تو حضرت حافظ صاحب کی زبان پر بغیر کسی قصد و فکر کے مندرجہ عنوان شعر جاری ہو گیا اور بار بار جاری ہوتا رہا۔ آپ کو اس شعر کے الفاظ "یارانِ کہن" سے یہ تردد پیدا ہو گیا کہ تازہ حادثہ ہونے کی وجہ سے ہمیں تو حضرت مفتی صاحب کا خیال و غم تھا۔ اور آج صبح سے بھی انہیں کا ذکر ہوتا رہا ہے۔ مگر "یاران" کا لفظ تو کم سے کم دو کے وجود کو چاہتا ہے۔ ظاہر ہے کہ ان میں سے ایک تو حضرت مفتی صاحب ہیں۔ مگر دوسرا کون ہے جو حضرت مفتی صاحب کے بعد فوت ہوا ہو۔ اور حضرت مفتی صاحب کی طرح الفاظ یارانِ کہن کے مصداقوں میں سمجھا جا سکے۔ ہمارے علم میں تو کوئی بھی نہیں ابھی آپ اسی خیال میں تھے۔ کہ حضرت ڈاکٹر سید غلام غوث صاحب کے فوت ہو جانے کی خبر پہنچی۔ اور ہوا یہ کہ اب کوئی بزرگ موجود نہیں ہیں۔ جن کی مدت ملاقات حضرت مفتی صاحب کی ملاقات سے پہلے کی یا آپ کی مدت ملاقات کے مساوی ہو۔ اور ایسے ابھی کئی بزرگ موجود ہیں جن کی مدت ملاقات حضرت ڈاکٹر صاحب کی مدت ملاقات سے زیادہ ہے۔ مگر ان کو حضرت حافظ صاحب سے اتنا زیادہ ملنے جلنے کا اور ساتھ رہنے کا موقع نہیں ملا جتنا حضرت ڈاکٹر صاحب کو جب قادیان میں حضرت حافظ صاحب کا قیام زیادہ رہنے لگا اور حضرت مولانا میر محمد اسحٰق صاحب آپ کو ناظر لنگر کے کمرے سے اٹھا کر مہمان خانہ کے مغربی کوارٹر میں لے گئے اور حضرت حافظ صاحب کے پاس احباب کے سوا باہر سے تحقیق کے لئے آنے والوں کی تعداد بہت بڑھ گئی اور کوارٹر میں سارا دن تبلیغ ہونے کے علاوہ صبح و شام معین طور پر دو تبلیغی مجلسیں بھی منعقد ہونے لگیں جن میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نو بزرگ صحابی بھی تشریف فرما ہوتے تھے۔ بعض صبح کی مجلس میں اور بعض شام کی مجلس میں۔ تو حضرت ڈاکٹر صاحب کی تشریف آوری بہت بڑھ گئی۔ آپ حضرت مفتی صاحب کی طرح دونوں مجلسوں میں بھی شریک ہوتے اور ان کے علاوہ اوقات میں بھی تشریف فرما رہتے۔ حضرت حافظ صاحب نے شعر مندرجہ عنوان کی بنیاد پر اپنے ان دونوں عالی مرتبہ رفیقوں کے اظہارِ غم میں جو نظم ۲۰-۲۱ فروری کو تصنیف فرمائی تھی اور جو اسی صفحہ میں درج ہے اس کے بارھویں شعر میں انہیں مجلسوں کی طرف اشارہ ہے جن کا ابھی ذکر کیا گیا ہے اور جو قادیان میں ۱۹۳۲ء سے لے کر انقلاب سے کچھ پہلے تک منعقد ہوتی رہی تھیں۔

غرض حضرت حافظ صاحب سے حضرت ڈاکٹر صاحب کی ملاقات تو حضرت مفتی صاحب کے علاوہ اور کئی بزرگوں سے بھی بعد کی تھی۔ لیکن ملنا جلنا ان سب سے زیادہ تھا۔ اور یہ عجیب بات ہے کہ پاکستان آ کر اور بزرگ تو جہاں موقع ملا مقیم ہو گئے مگر حضرت حافظ صاحب۔ حضرت مفتی صاحب۔ حضرت ڈاکٹر صاحب اور حضرت منشی سراج دین صاحب گویا ایک ہی جگہ مقیم ہوئے اور روزانہ جمع بھی ہوتے رہے۔ حضرت خان ذوالفقار علی خان صاحب جو قادیان کی روزانہ مجلسوں میں شام کی مجلس میں تشریف فرما ہونے والے تھے جائے قیام دور ہونے کی وجہ سے گاہے گاہے تشریف لاتے رہے۔

افسوس کہ حضرت حافظ صاحب کے ان قدیم رفیقوں میں سے اب کوئی بھی زندہ نہیں، اور حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی بھی جن کا ذکر نظم کے مقطع میں ہے اور حضرت سید اسمٰعیل آدم صاحب بھی جو حضرت حافظ صاحب کے قدیمی دوست تھے فوت ہو چکے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جو سلسلہ عالیہ احمدیہ کے درخشندہ گوہر تھے جوارِ رحمت میں جگہ دے اور حضرت حافظ صاحب کو ان کی جدائی پر قوتِ تحمل اور صحتِ عاجلہ و کاملہ۔ آمین یا رب العالمین

سید عبد الباسط۔ ربوہ

جان ہے تن میں مگر پھر تنِ بے جاں ہوں میں — نئے انداز کا صیدِ غمِ ہجراں ہوں میں

دل ہے سینے میں مگر ڈولتا ہے دل مفقود — سینہ کہتا ہے کوئی شہرِ خموشاں ہوں میں

سرد ہیں جوش و خروش آرزوئیں افسردہ — دل کا ایسا ہے کہ اک خانۂ ویراں ہوں میں

---

[illegible]

رات کو چین میسّر ہے نہ دن کو آرام — ہمہ تن دردِ سراپا تپِ سوزاں ہوں میں

سانس لینے میں بھی تکلیف ہے کروٹ کیسی — اب تو جنبش کے تصور سے بھی ترساں ہوں میں

شدتِ ضعف کا یہ حال کہ اک اُف بھی گراں — جوشِ غم کا ہے یہ انداز کہ نالاں ہوں میں

الحذر کشمکش جوشِ غم و شدّتِ ضعف — عقل حیران ہے انگشت بدنداں ہوں میں

ناتوانی نے پرِ کاہ بنا رکھا ہے — اک ذرا موجِ صبا آئی کہ لرزاں ہوں میں

پی گیا سوزِ تبِ ہجر اب آنسو ہیں کہاں — چشمِ غمدیدہ کو حسرت ہے کہ گریاں ہوں میں

ہورشِ غم، زرغۂ امراض، فراقِ رفقا — ایک مجموعۂ حالاتِ پریشاں ہوں میں

صبح و شام اب وہ کہاں مجلسِ یارانِ قدیم — دل تڑپتا ہے کہ جی کھول کے گریاں ہوں میں

روز ہوتا تھا کبھی صحبتِ احباب سے شاد — مگر اب نوحہ گرِ فرقتِ یاراں ہوں میں

چھٹ گئے کیسے مرے غم خوار چھُٹے ہیں مجھ سے — وائے تقدیر کہ وقفِ غمِ ہجراں ہوں میں

عہدِ اول کے وہ احبابِ کرام آج کہاں — جن کا مشتاق بصد حسرت و ارماں ہوں میں

جن کی ہر طرز سے ہوتی تھی نئی شانِ عیاں — جن کی ہر شان یہ کہتی تھی کہ تاباں ہوں میں

دیکھتے دیکھتے ایک ایک نے لی راہِ عدم — داغ پر داغ وہ کھایا ہے کہ لرزاں بھی ہوں میں

حیف اُن میں سے جو باقی تھے وہ دو بھی نہ رہے — حیف صد حیف کہ پس ماندۂ یاراں ہوں میں

نہ رہیں اب حضرتِ صادقؓ نہ غلامِ غوثؓ آہ — کیا سے کیا ہو گیا آشفتہ و حیراں ہوں میں

دلِ مجبور ہے اس صدمۂ جانکاہ سے چور — روز و شب مضطرب الحال و پریشاں ہوں میں

ضبط و صبر و خرد و ہوش کی حالت ہے زبوں — پیکرِ رنج و غم و حسرت و حرماں ہوں میں

نہ طبیعت ہی ٹھکانے ہے نہ قابو میں دماغ — وہ مصیبت زدۂ گردشِ دوراں ہوں میں

زیست کیا زیست ہے جب ایسے اَحِبّا اٹھ جائیں — اسی اندوہ، اسی فکر میں غلطاں ہوں میں

ان کے اوصاف ہیں پیشِ نظر و وردِ زباں — ان کے الطاف کا قائل بدل و جاں ہوں میں

اُن کے اشفاق و عنایات ہیں دل پر منقوش — اُن کے اخلاق و تواضع کا ثناخواں ہوں میں

اللہ اللہ وہ اُلفت وہ محبّت اُن کی — اللہ اللہ وہ اخلاص کہ نازاں ہوں میں

ان کے اخلاق کی تفصیل تو ہے امرِ طویل — مختصر یہ ہے کہ شرمندۂ احساں ہوں میں

جانے والے تو گئے ہیں نہ لوٹیں گے کبھی — لاکھ ان کے لئے گریاں ہوں کہ نالاں ہوں میں

آرزو ہے کہ انہیں قربِ الٰہی مل جائے — ان پہ اس فضل اس انعام کا خواہاں ہوں میں

دوست کیا پوچھتے ہیں میری حالت مجھ سے — نہ تو پنہاں مری حالت ہے نہ پنہاں ہوں میں

جھلملاتی ہوئی شمعِ درِ ایوانِ حیات — یا لرزتا ہوا اشکِ سرِ مژگاں ہوں میں

اب گیا، آج گیا، صبح گیا، شام گیا — کوئی دم اور یونہی صورتِ مہماں ہوں میں

تیلیاں ہو گئیں کمزور قفس ناکارہ — طائرِ روح ہے تیار کہ پرّاں ہوں میں

بیڑیاں توڑ کے چلتے ہوئے یارانِ کہن — اب اسی دھن میں قریبِ درِ زنداں ہوں میں

دُور ہیں حضرتِ یعقوب علی عرفانی
اور مختار اسیرِ غمِ دوراں ہوں میں

# حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کیلئے اجتماعی دعائیں اور صدقات

جماعتوں کو چاہیئے کہ وہ صدقہ کی رقوم غرباء میں بھی تقسیم کیا کریں۔ کیونکہ یہ بھی قبولیت دعا کا ایک ذریعہ ہے ایسی رقوم مقامی طور پر بھی تقسیم کی جا سکتی ہیں۔ اور مرکز میں بھی بھیجی جا سکتی ہیں۔
ادارہ

## جڑانوالہ

جماعت احمدیہ جڑانوالہ نے ۱۲/۹/۵۵ کو ایک بکرا ذبح کر کے حضرت امیر المومنین کی طرف سے صدقہ کیا۔ اور کچھ نقدی بھی صدقہ کے طور پر دی۔

بدر الدین سکرٹری اصلاح و ارشاد جماعت احمدیہ جڑانوالہ ضلع لائلپور

## لجنہ اماء اللہ سرگودہا

لجنہ اماء اللہ سرگودہا نے ایک بکرا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت یابی کے لئے صدقہ دیا ہے۔

امۃ المنان بنت شیخ محمد الدین
سکرٹری لجنہ اماء اللہ سرگودھا

## سانگلہ ہل ضلع شیخوپورہ

جماعت احمدیہ سانگلہ ہل کی طرف سے بروز منگل ۱۲/۱۱/۵۵ کو ایک بکرا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت یابی کے لئے بطور صدقہ دیا گیا۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔ اور حضور کو مکمل صحت والی لمبی عمر عطا فرمادے۔ نیز نقدی بھی غرباء میں تقسیم کی گئی۔ روزانہ نماز فجر میں اجتماعی دعا کے علاوہ نماز تہجد میں انفرادی طور پر حضور کے لئے دعا ہوتی ہے۔

(ایم سمیع اللہ سکرٹری اصلاح و ارشاد)

## ضلع بہاولپور

بعد نماز جمعہ جماعت کے احباب میں صدقہ کی تحریک کی گئی۔ جس میں تمام دوستوں نے حصہ لیا۔

دو بکرے بطور صدقہ ذبح کئے گئے۔ خدا تعالیٰ ہمارے آقا کو صحت مند زندگی عطا فرمائے۔ تاہم اس بابرکت وجود سے زیادہ سے زیادہ فیضیاب ہو سکیں۔

(نائب امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع بہاولپور)

## اوکاڑہ

حضور کی صحت کے لئے مبلغ ۲۹/۸ روپے بطور صدقہ جمع کر کے مرکز میں روانہ کر دیئے گئے۔

(سکرٹری اصلاح و ارشاد اوکاڑہ)

## لجنہ اماء اللہ سیالکوٹ

۵ دسمبر کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی صحت کے لئے ایک بکرا بطور صدقہ لجنہ اماء اللہ سیالکوٹ نے ذبح کر کے غرباء میں تقسیم کیا۔ اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے لئے اجتماعی طور پر دعائیں کی گئیں۔

(سیکرٹری لجنہ اماء اللہ)

## جہلم

مورخہ ۸/۱۲/۵۵ بروز اتوار حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے لئے احباب جماعت احمدیہ جہلم نے صدقہ کے طور پر ایک بکرا ذبح کر کے گوشت غرباء میں تقسیم کیا۔ اس کے علاوہ جو رقم بچ گئی۔ وہ غرباء اور نادار لوگوں میں تقسیم کر دی گئی۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی کامل صحت کے لئے ان دنوں خاص طور پر بالالتزام دعائیں کی جا رہی ہیں۔

(خاکسار ماسٹر عبد الحلیم ایم۔اے)

## پشاور

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت اور عمر درازی کے لئے اور بموقع جلسہ سالانہ حضور کے صحت میں خارق عادت اور اعجازی رنگ میں ترقی کے لئے احباب جماعت پشاور کو ۱۲/۱۱/۵۵ کو خطبہ جمعہ میں ہر دو مساجد میں تحریک دعا اور تحریک صدقہ کی گئی۔ چنانچہ ۹۳/۱/۱ جمع ہو کر پانچ بکرے صدقہ کئے گئے۔ اور تقریباً ... بیوگان اور غرباء میں تقسیم کیا گیا۔ اور احباب جماعت اجتماعی طور پر حضور کی صحت کے لئے التزام سے نمازوں میں اور ہر دو مساجد میں بعد درس قرآن کریم دعائیں کرتے ہیں۔

امیر جماعت احمدیہ
پشاور

## بہاولپور

جماعت احمدیہ بہاولپور نے اجتماعی دعا کے بعد دو بکرے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت یابی کیلئے بطور صدقہ دیئے اور کچھ نقد غریبوں میں تقسیم کی اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔ اور حضور کو مکمل صحت والی لمبی عمر عطا فرمادے۔

(سکرٹری مال جماعت احمدیہ)

## جھنگ صدر

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت تندرستی و درازی عمر کے واسطے روزانہ احباب جماعت احمدیہ جھنگ صدر و مگھیانہ بعد نماز مغرب اجتماعی دعا کرتے ہیں۔ اور تین جانور بطور صدقہ ذبح کئے گئے اللہ تعالیٰ قبول فرمادے۔

امیر جماعت احمدیہ جھنگ صدر

## پورن نگر۔ سیالکوٹ

۱۳ دسمبر کو رات دس بجے امیر جماعت احمدیہ سیالکوٹ کی طرف سے اطلاع ملی کہ حضور کی طبع مبارک علیل ہے۔ دعا کی جائے۔ چنانچہ رات دعاؤں میں گذری۔ صبح کو اجتماعی طور پر محلہ کے مردوں اور عورتوں کو صدقہ کی تحریک کی گئی۔ چندہ جمع کر کے خاص طور سے درد دل کے ساتھ دعا کر کے ایک بکرا بطور صدقہ ذبح کر کے غرباء میں تقسیم کیا گیا اور نقدی بھی تقسیم کی گئی۔

محلہ کے آٹھ دسمبر کے اجلاس میں پریذیڈنٹ لجنہ بیگم شیخ ارشد علی صاحب وکیل نے حضور کی صحت کاملہ و درازی عمر کیلئے دردمندانہ اور پرسوز دعا کروائی

(سکرٹری لجنہ اماء اللہ پورن نگر)

# نتیجہ امتحان پارہ اوّل مجالس انصار اللہ

## منجانب قیادت تعلیم انصار اللہ مرکزیہ

### قسط سوم

| نمبر شمار | اسم گرامی | مقام | حاصل کردہ نمبرات |
|---|---|---|---|
| ۱۲۲ | غلام حیدر خاں صاحب | محمد آباد اسٹیٹ | ۸۳/۱۰۰ |
| ۱۲۳ | ملک حبیب الرحمٰن " | ڈیرہ غازیخاں | ۴۵ |
| ۱۲۴ | منشی عبد الرحمٰن صاحب | محمد آباد اسٹیٹ | ۴۰ |
| ۱۲۵ | پیر محمد صاحب اکونٹنٹ | " " | ۴۷ |
| ۱۲۶ | حافظ محمد عمر صاحب | ڈیرہ غازیخان | ۴۰ |
| ۱۲۷ | محمد احسن صاحب کلادری | " " | ۴۲ |
| ۱۲۸ | عزیز احمد صاحب متعلم | " " | ۳۳ |
| ۱۲۹ | محمد عثمان صاحب پنشنر | " " | ۷۲ |
| ۱۳۰ | ملک عزیز محمد صاحب وکیل | " " | ۵۳ |

(قائد تعلیم انصار اللہ مرکزیہ)

# ریویو آف ریلیجنز کے متعلق غیر از جماعت احباب کی آراء

ایک صاحب غضنفر علی خانصاحب لکھتے ہیں کہ مجھے ریویو آف ریلیجنز کا جولائی نمبر دیکھنے کا موقع ملا۔ ایک گم کردہ راہ کے لئے اس میں ہدایت کا بہت سامان ہے ..............

اس رسالے کے مضامین میں اسلام کی حقیقی روح پائی جاتی ہے۔ جن سے معلوم ہوتا ہے کہ جماعت احمدیہ اسلام کی حقیقی خدمت کر رہی ہے۔ کہنے اور کرنے میں بڑا فرق ہے مگر آپ لوگ وہی کچھ کہتے ہیں جسے آپ کر کے بھی دکھا دیتے ہیں۔

مسٹر دیوان صاحب کراچی سے لکھتے ہیں:۔ کہ میں ایک سنی مسلمان بنگالی نژاد ہوں۔ میں نے حال ہی میں احمدیت کا مطالعہ شروع کیا ہے۔ جوں جوں میں کتابیں دیکھتا جاتا ہوں۔ میں احمدیت کے زیادہ قریب ہوتا جاتا ہوں۔ بلاشبہ آپکا قلم تلوار سے زیادہ تیز ہے۔

(مینیجر رسالہ ریویو)

# بیاض نورالدین

## حصہ اوّل

معنفہ حضرت حکیم مولوی نورالدین بھیروی مرتبہ مفتی فضل الرحمٰن شاگرد رشید

مجدد طب افسر الاطبا حکیم نورالدین صاحب بھیروی مرحوم برصغیر پاک و ہند کے مشہور اور نامور طبیب جن کے علاج سے لاکھوں مریض شفایاب ہوئے پیچیدہ امراض اور علاج کے نازک مرحلوں میں ان کی کامیابی اور شفابخشی کا لوہا آج تک مانا جاتا ہے۔ وہ طب یونانی کے فاضل اور ماہر طبیب تھے جنہوں نے طب حکمت اور ویدک کے جدید ترین سائنٹفک اصولوں سے علاج کا طریقہ دریافت کیا یہی وجہ ہے کہ آج بھی ان کے ان اصولوں اور طریقوں پر زندگی سے مایوس مریضوں کو شفا بخشی جاتی ہے۔

حکیم نورالدین صاحب بھیروی نے اپنے مطب کا کوئی نسخہ پوشیدہ نہ رکھا بلکہ ایسے بیاض نورالدین مکمل کی صورت میں عوام کے سامنے پیش کیا جو نہایت ہی مستند اور قابل اعتماد ہے۔

# بیاض نورالدین

## حصہ دوم

صدری اور اکسیری مجربات کی بہترین کتاب جس کا ہر نسخہ ہزاروں مریضوں پر تجربہ کیا ہوا ہے سر سے پاؤں تک کی تمام بیماریوں کے لئے مجرب نسخے جو نہایت سہل جن کی تمام ادویات و بوٹیاں پاکستان کے ہر حصہ میں مل سکتی ہیں۔ اس کتاب کا مطالعہ ہر طبیب اور غیر طبیب کے لئے از حد مفید ہے بیاض خاص کی اشاعت کے دنیائے طب کی بہترین بیاض سامنے آگئی ہے یہ بیاض معالجات و مجربات کا بہترین خزینہ ہے آپ مایوس مریضوں کو شفایاب کر کے شہرت حاصل کرنا چاہتے ہیں تو اس کتاب کو ضرور حاصل کیجئے۔ یہ کتاب برسوں سے مارکیٹ میں نایاب تھی جنہیں اب بڑی محنت اور زر کثیر صرف کر کے شائع کیا گیا ہے، کتابت و طباعت اعلیٰ کاغذ سفید ضخامت ... سے زائد

قیمت حصہ اوّل چار روپے ○ قیمت حصہ دوم چھ روپے، علاوہ محصولڈاک

ملنے کا پتہ

**شوکت بک ڈپو ○ چوک شاہدولہ گجرات**

## درخواستہائے دعا

(۱) میرے والد صاحب محترم مرزا محمد شریف بیگ پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ پتوکی بوجہ کینسر بیمار ہیں۔ اور میو ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ مولا کریم اپنے فضل و رحم سے بیماری سے کلی صحت عطا فرمائے۔

(مرزا احمد سعید و محمد لطیف بیگ لاہور رام گلی۔)

(۲) بندہ بخار اور پیٹ میں خرابی کی وجہ سے بیمار ہے۔ بزرگان سلسلہ اور درویشان سے دعا کی درخواست ہے۔ عطا الٰہی احمدی ریلوے روڈ۔ لاہور

(۳) میرا بھتیجہ عزیزم ہدایت حسین عرصہ سے بعارضہ بخار و کھانسی بیمار ہے۔ احباب سے اس کی صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (احمد حسین کاتب۔ ربوہ)

(۴) میرے والد چوہدری عبدالحق خانصاحب کاٹھ گڑھی حال ساکن چک 2.T.5A عرصہ سے بیمار ہیں۔ احباب ان کی صحت یابی کے لئے دعا فرمائیں۔

(منشی سیف الرحمٰن خان احمدی)

(۵) میرے والد محترم منشی سبحان علی صاحب عرصہ سے بیمار ہیں۔ کمزور بہت ہیں بزرگان سلسلہ و درویشان قادیان دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ عطا فرمائے آمین۔

(بشارت احمد دارالرحمت۔ ربوہ)

(۶) میرا لڑکا منیر احمد (دارالصدر غربی ربوہ) عرصہ سے بیمار ہے۔ گو پہلے سے قدرے افاقہ ہے۔ لیکن کمزور بہت ہے۔ بزرگان کرام صحت یابی کے لئے دعا فرمائیں۔ (سلطان احمد درویش قادیان)

(۷) میری والدہ کو گرنے سے سر پر سخت چوٹیں آئی ہیں۔ درویشان قادیان دعائے صحت فرمائیں۔ نیز میرا چھوٹا بچہ کچھ کمزور رہتا ہے اس کے لئے بھی دعا کی درخواست ہے۔

زینت السلام اہلیہ محمود احمد سلطان پورہ۔ لاہور

# رپورٹ آمد چندہ مسجد ہالینڈ بابت ماہ نومبر ۵۷ء

بہنوں کی خدمت میں مسجد ہالینڈ کے چندہ کی ماہ نومبر کی رپورٹ پیش ہے۔ جیسا کہ گوشوارہ سے ظاہر ہے ماہ نومبر میں صرف ۵۸۸/۱/۱۰ آمد ہوئی ہے جو بہت کم ہے اس سال اجتماع کے موقعہ پر لجنات کی نمائندگان نے وعدہ فرمایا تھا کہ وہ مسجد ہالینڈ کے بقایا کو دو سال کے عرصہ میں ختم کر دیں گی۔ لیکن آمد کی رفتار اگر یہی رہی تو دو سال میں یہ چندہ وصول ہونا مشکل ہے۔ پس تمام کارکنات کو چاہیئے کہ وہ اس چندہ کو جلد از جلد وصول کریں۔ ماہ نومبر کی آمد ملا کر ابھی ۷۵۹۶۰/- کی رقم ہم نے ادا کرنی ہے۔

مریم صدیقہ جنرل سیکرٹری۔ لجنہ اماء اللہ

| نمبر شمار | نام لجنہ اماء اللہ | رقم وصول شدہ |
|---|---|---|
| ۱ | ظفر آباد فارم سندھ | ۱۷/-/- روپے |
| ۲ | گوجر خان | ۴/۸/- |
| ۳ | نذیر بیگم اہلیہ صاحبہ میاں غلام احمد صاحب سوداگر چرم نذیر آباد ضلع گوجرانوالہ | ۵/۰/۰ |
| ۴ | راولپنڈی شہر | ۷۰/۷/- |
| ۵ | لجنہ مرکزیہ | ۱۶/۹/۶ |
| ۶ | جہلم | ۳۸/۱۲/- |
| ۷ | گلزار بیگم اہلیہ محمد یامین صاحب۔ ربوہ | ۵/-/- |
| ۸ | ایبٹ آباد | ۷/-/- |
| ۹ | چک ۸۸ | ۲/۸/- |
| ۱۰ | سمبڑیال ضلع سیالکوٹ | ۴۲/۸/- |
| ۱۱ | بیگم آفتاب احمد خانصاحب | ۱۰/-/- |
| ۱۲ | دُرّانی خادمہ آفتاب احمد خانصاحب | ۳۰/-/- |
| ۱۳ | اہلیہ چوہدری نور احمد صاحب | ۱۲/- |
| ۱۴ | مکرمہ استانی محمودہ صوفیہ صاحبہ | ۱/-/- |
| ۱۵ | کراچی | ۱۱/۸/- |
| ۱۶ | محمودہ اہلیہ صاحبہ مولوی محمد ابراہیم صاحب خلیل ربوہ | ۵۶/-/- |
| ۱۷ | حمیدہ بیگم صاحبہ ڈھاکہ | ۷۰/- |
| ۱۸ | گجرانوالہ | ۱۴/۸/- |
| ۱۹ | سیالکوٹ چھاؤنی | ۰/۱/- |
| ۲۰ | اہلیہ صاحبہ منشی عظیم الرحمٰن صاحب | ۶/-/- |
| ۲۱ | ماڈل ٹاؤن | ۷۵/- |
| ۲۲ | اہلیہ صاحبہ میاں عبدالرشید صاحب ماڈل ٹاؤن | ۲۰/- |
| ۲۳ | گوٹھ قمرالدین صاحب ضلع نواب شاہ سندھ | ۱۷/۱۳ |
| ۲۴ | اختر بی بی بنت عبدالعزیز صاحب چک نمبر ۱۰۳/6-R بہاولپور | ۱۰/- |
| ۲۵ | بچیکی ضلع شیخوپورہ | ۲/۸/- |
| ۲۶ | بھاٹی گیٹ۔ لاہور | ۶/۰/- |
| ۲۷ | نوشہرہ چھاؤنی | ۴۱/- |
| ۲۸ | سعیدہ برلاس۔ ربوہ | ۱/-/- روپے |
| ۲۹ | ثریا جبیں چہ سندھواں۔ ضلع گجرانوالہ | ۱/-/- |



ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی ہے اور تزکیہ نفوس کرتی ہے

## شمع احمدیت کے ستر ہزار پروانوں کا اجتماع

(بقیہ صفحہ اول)

عمومی نگرانی بھی فرماتے رہے۔ پہلے دن حضور نے افتتاحی تقریر فرمائی (جس کا خلاصہ الفضل میں شائع ہو چکا ہے)

دوسرے روز حضور انور نے خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ پھر جماعتی کاموں اور تحریکوں پر تبصرہ فرمایا اور آئندہ سال کے پروگرام کی وضاحت کرتے ہوئے وقف زندگی کی ایک نئی مگر نہایت اہم تحریک بھی پیش فرمائی تیسرے روز حضور نے "سیر روحانی" کے موضوع پر ایک پر معارف تقریر ارشاد فرمائی۔ غرض یہ جماعت کی خوش قسمتی ہے کہ اسے باوجود حضور کی علالت طبع کے جلسہ کے تینوں روز حضور کے کلمات طیبات سے مستفید ہونے کی توفیق ملی۔ اور حضور کی اقتداء میں نمازیں پڑھنے اور دعائیں کرنے کی سعادت حاصل ہوئی

### ریلوے کے انتظامات

ایام جلسہ سالانہ میں محکمہ ریلوے کی طرف سے حسب معمول چند سپیشل ٹرینوں اور ڈیزل کاروں کا انتظام کیا گیا تھا لیکن احباب جس کثرت کے ساتھ جلسہ پر تشریف لاتے ان کی نسبت سے اس انتظام کو وسیع نہیں کیا گیا۔ یہی وجہ ہے کہ ایک کثیر تعداد کو بسوں کے ذریعہ سے سفر کرنا پڑا اور جو دوست ٹرین کے ذریعہ سفر کرتے ہیں انہیں رش اور ہجوم ہجوم کی وجہ سے مستورات اور بچوں سمیت کافی تکلیف کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اگر ایک ڈبہ میں سو افراد کی گنجائش ہو اور اس میں تین سو مسافر سفر کر رہے ہوں تو ظاہر ہے کہ ان کی کیا حالت ہوگی۔

ریلوے کا محکمہ ایک کاروباری اور تجارتی ادارہ ہے اگر وہ ایسے مواقع پر زیادہ سہولتیں بہم پہنچائے مثلاً زیادہ تعداد میں سپیشل گاڑیوں اور ڈیزل کاروں کا انتظام کرے اور رعایتی واپسی ٹکٹ جاری کرے تو ظاہر ہے کہ یہ امر جہاں مسافروں کے لئے سہولت اور آرام کا باعث ہوگا۔ وہاں ...... خود ریلوے کے محکمہ کے لئے بھی زیادہ آمد اور نیک نامی حاصل کرنے کا موجب ہوگا

### انتظامات جلسہ

ساٹھ ستر ہزار افراد کے لئے جن میں مستورات اور بچے بھی شامل ہوں۔ کھانے اور رہائش کا تسلی بخش انتظام کرنا کوئی آسان کام نہیں۔ لیکن سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے افراد جماعت کی جس رنگ میں ایک لمبے عرصہ تک تربیت فرمائی ہے درحقیقت یہ اسی کا نتیجہ ہے کہ یہ کٹھن کام ہر سال بڑے اطمینان کے ساتھ طے پا جاتا ہے

حسب معمول اس دفعہ بھی افسر جلسہ سالانہ محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب نے متعدد نظامتوں اور شعبوں کے ماتحت احباب ربوہ کے تعاون سے اس اہم کام کو بخیر و خوبی سرانجام دیا۔ اہالیان ربوہ جن میں مرد عورتیں بچے سبھی شامل ہیں ان ایام میں شب و روز باہر سے آنے والے احباب کی خدمت میں مصروف رہے۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء

ایک سپیشل مجسٹریٹ صاحب بھی ڈپٹی کمشنر صاحب کی طرف سے ان ایام میں ربوہ میں متعین کئے گئے تھے جو اپنے فرائض عمدگی سے سرانجام دیتے رہے جس کے لئے وہ شکریہ کے مستحق ہیں۔

الغرض ہمارا یہ سالانہ جلسہ ہر لحاظ سے کامیاب رہا۔ اور مسیح پاک کے ہزارہا پروانوں نے یہ ایام خالص روحانی ماحول میں اسلام اور احمدیت کی حقانیت پر تقاریر سننے اور غلبہ اسلام کے لئے دردمندانہ دعائیں کرنے میں بسر کئے۔ اور ان کا یہ عدیم المثال اجتماع اللہ تعالےٰ کی تائید و نصرت کا اظہار رہا حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر نازل شدہ اس الہام خداوندی کی صداقت کا عملی ظہور تھا کہ۔

"خدا تجھے کلی کامیاب کرے گا اور تیری ساری مرادیں تجھے دے گا میں تیرے خالص اور دلی محبوں کا گروہ بڑھاؤں گا اور ان کے نفوس و اموال میں برکت دوں گا اور ان میں کثرت بخشوں گا۔" (تذکرہ)

## پنجاب یونیورسٹی ٹاؤن کا سنگ بنیاد رکھ دیا گیا

### سالانہ جلسہ تقسیم اسناد میں صدر مرزا کی تقریر

لاہور ۳۱ دسمبر۔ صدر پاکستان میجر جنرل سکندر مرزا نے کل صبح پنجاب یونیورسٹی کے تاریخی جلسہ تقسیم اسناد میں رائے ظاہر کی۔ کہ یونیورسٹی میں نوجوان طلبہ کو صرف مختلف فنون یا ذرائع روزگار کی تعلیم دینے پر اکتفا نہیں کرنا چاہیئے۔ بلکہ ہمیں کوشش کرنی چاہیئے کہ تمام طلبہ کو ماضی و حال کی گہرائیوں تک رسائی حاصل ہو۔ اور اس طرح ان کی زندگی مفید اور پُرمسرت ہو سکے

صدر پاکستان نے اس جلسہ تقسیم اسناد کو گارڈن ٹاؤن کے نزدیک نہر اپر باری دوآبہ کی لاہور برانچ کے کنارے اس مقام پر خطاب کیا۔ جہاں ۱۹۵۸ء کے اوائل میں تقریباً تین ہزار ایکڑ رقبہ پر مشتمل نئے یونیورسٹی ٹاؤن کی تعمیر شروع ہوگی۔ صدر نے اس موقعہ پر اس عظیم الشان یونیورسٹی ٹاؤن کا سنگ بنیاد بھی رکھا۔

نہر کے کنارے کھلے میدان میں منعقدہ اس تاریخی اجتماع میں بین الاقوامی اسلامی مجلس مذاکرہ کے مندوبین دنیا کی بہت سی یونیورسٹیوں کے نمائندوں، یونیورسٹی کے دو سابق چانسلروں میاں مشتاق احمد گورمانی و میاں امین الدین اور صوبائی وزراء کے علاوہ پنجاب یونیورسٹی و ملحقہ کالجوں کے اساتذہ اعلیٰ حکام اور دوسرے معززین نے شرکت کی جلسہ کی صدارت کے فرائض چانسلر مسٹر اختر حسین نے ادا کئے۔

جلسہ کی کارروائی ساڑھے دس بجے صبح صدر پاکستان کی آمد پر تلاوت قرآن مجید سے شروع ہوئی۔ سب سے پہلے پاکستان کے چیف جسٹس مسٹر محمد منیر آکسفورڈ یونیورسٹی کے پاکستانی پروفیسر ڈاکٹر عبد السلام صوبائی محکمہ تعلیم کے سیکرٹری مسٹر ایس۔ ایم شریف وائس چانسلر میاں افضل حسین ڈاکٹر خلیفہ عبد الحکیم اور مسٹر فضل محمد خاں کو ڈاکٹریٹ کی اعزازی ڈگریاں دی گئیں۔ بعد ازاں ان طلبہ اور طالبات کو ڈگریاں دی گئیں جنہوں نے یونیورسٹی کے گزشتہ مختلف امتحانات میں کامیابی حاصل کی تھی۔ مختلف امتحانات میں اول آنے والے طلبہ و طالبات کو تمغے بھی دیئے گئے۔

## سویڈن انڈونیشیا کو اسلحہ نہیں دیگا

سٹاک ہالم ۳۰ دسمبر:۔ حکومت سویڈن کے ایک ترجمان نے امکان ظاہر کیا ہے کہ اس کی حکومت انڈونیشیاء کی طرف سے اسلحہ کی فراہمی کی درخواست مسترد کر دے گی۔ ترجمان نے کہا۔ کہ اب تک ہم نے انڈونیشی درخواست کا جواب نہیں دیا ہے۔ لیکن توقع ہے۔ کہ سویڈن کی حکومت انڈونیشیاء کو اسلحہ دینے پر رضامند نہیں ہوگی۔

## سمگلروں کیخلاف فوج کی مزید کامیابیاں

ڈھاکہ ۳۰ دسمبر بحری فوج کے گشتی دستوں نے جو سمگلنگ کی روک تھام کے سلسلے میں بری فوج کا ہاتھ بٹا رہے ہیں۔ سندربن کے ساحل کے قریب سامان سے لدی ہوئی تیرہ کشتیاں پکڑی ہیں۔ جن میں سے سات پر دھان اور نمک دو پر کھالیں اور چمڑا اور تین پر ستر ہزار روپے کی مالیت کا کپڑا اور ہوزری کا سامان تھا تمام سمگلروں کو گرفتار کر لیا گیا۔ انہوں نے بحری حکام کو رشوت دینے کی بھی کوشش کی

## انڈونیشیا کو امریکی بینک کا قرض

جاکرتہ ۳۰ دسمبر:۔ ایک انڈونیشی اخبار "سن پو" کی اطلاع کے مطابق امریکہ کے درآمدی و برآمدی بینک نے تین طیاروں کی خریداری کے لیے حکومت انڈونیشیاء کو قرض دینا منظور کر لیا ہے انڈونیشیا کی فضائی کمپنی ان طیاروں کو لمبے راستوں پر پرواز کے لئے استعمال کرے گی۔



رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵